بدھ | 8جولائی 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 8جولائی 1998ء 13ربیع الاول 1419ہجری 8وفا 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 145

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایماندار تین قسم کے ہیں (1) اول وہ جو ظالم ہیں یعنی انواع و اقسام کے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور گناہ کا پلہ ان کا بھاری ہوتا ہے۔ (2) دوسرے وہ جو میانہ رو ہیں یعنی کچھ تو گناہ کرتے ہیں اور کچھ نیک اعمال اور دونوں حالتوں میں مساوی ہوتے ہیں (3) اور تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو عمدہ اخلاق اور عمدہ اعمال میں سبقت لے جاتے ہیں...... غرض ایمان لانے والوں کے تین درجے ہیں (1) ظالم (2) مقتصد (3) سابق بالخیرات۔ ظالم ہونے کی حالت میں انسان اپنی بداعمالی کی حالت کو محسوس کر لیتا ہے اور مقتصد ہونے کی حالت میں نیکی کے بجالانے کی توفیق پاتا ہے مگر پورے طور پر بجانہیں لا سکتا اور سابق بالخیرات ہونے کی حالت میں جہاں تک اس کی فطرت کی طاقت ہے پورے طور پر نیکی بجالاتا ہے اور نیک اعمال کے بجالانے میں آگے سے آگے دوڑتا ہے اور اس درجہ پر انسان کو خداتعالیٰ کی عظمت اور جلال اور قدرت کا اس قدر علم ہو جاتا ہے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہے کیونکہ خداتعالیٰ خود اس کو اپنے خارق عادت تصرفات کے ساتھ راہ دکھا دیتا ہے۔ روح القدس کی تائید جو مومن کے شامل حال ہوتی ہے وہ محض خداتعالیٰ کا انعام ہوتا ہے جو ان کو ملتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 426)

روح مسابقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند غریب صحابہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مالدار مسلمان نیکیوں میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور بلند درجات اور دائمی نعمتوں کو حاصل کر رہے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا۔ وہ کیسے۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور ہم بھی (یہاں تک تو معاملہ برابر ہے) لیکن وہ صدقات بھی دیتے ہیں جو ہم نہیں دے سکتے۔ اور وہ غلاموں کو آزاد کرواتے ہیں جو ہم نہیں کروا سکتے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جس کے ذریعہ تم ان کو پالو گے جو تم پر سبقت لے گئے ہیں۔ اور بعد میں آنے والے تم تک نہیں پہنچ سکیں گے اور کوئی بھی تم پر فضیلت نہیں لے جاسکے گا۔ سوائے اس کے جو اسی طرح کرے جس طرح تم کرو گے۔ انہوں نے بے ساختہ عرض کی۔ ہاں یا رسولؐ اللہ ضرور ہمیں بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا

"تم ہر نماز کے بعد 33-33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو"

چند دن تو وہ ایسا ہی کرتے رہے پھر وہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ بات سن لی ہے اور اب وہ بھی اسی طرح تسبیحات کرنے لگ پڑے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔

یہ تو خداتعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

مطالبات تحریک جدید کے بابرکت نتائج

○ حضرت مصلح موعود نے فرمایا

"جن لوگوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کیا ہے انہیں جنگ کے باوجود خداتعالیٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت جماعت کے قلوب سے اسراف کی عادت خداتعالیٰ کے فضل سے نکل گئی ہے۔ پہلے تو جماعت نے اس تحریک کو محض میری اطاعت کے طور پر مانا تھا۔ مگر اب میں چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو دیکھیں کہ کس طرح خداتعالیٰ نے تحریک جدید کے زمانے میں ہی ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں جن کے نتیجے میں لوگ اس بات پر مجبور ہو رہے ہیں کہ اپنے حالات زندگی میں تغیر پیدا کریں اور کھانے اور پینے کی چیزوں میں کمی کردیں۔" (کتاب مطالبات تحریک جدید)

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

دین حق اور دوسرے مذاہب میں فرق یہ ہے کہ دوسرے مذاہب صرف نیکی کی طرف بلاتے ہیں مگر (دین حق) استباق کی طرف بلاتا ہے کہ نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ سبقت کے معنے ہیں آگے بڑھنا اور استباق کے معنے ہیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا (-) اس لفظ میں انتہادرجہ کی سرعت اور تیزی سے آگے بڑھنے کا مفہوم پایا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک کے لئے یہ حکم ہے کہ استباق کرے اب اگر ایک کوشش سے کچھ آگے بڑھے تو دوسرے کے لئے حکم ہے کہ وہ اس سے بڑھے۔ جب وہ اس سے بڑھے گا تو پھر پہلے کو وہی حکم آگے بڑھنے کے لئے تیار کرے گا۔ غرض ہر ایک کے لئے استباق کا حکم ہے۔ تو ہر ایک جہاں تک انسانی طاقت میں ہے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ اس لفظ فاستبقوا کی بجائے کئی اور لفظ ہو سکتے تھے مثلاً فاسعوا ہو سکتا تھا یا ازیں قبیل کوئی اور لفظ مگر جو حقیقت لفظ فاستبقوا میں رکھی گئی ہے وہ کسی اور میں نہیں آسکتی تھی۔ اس لئے اسی کو رکھا گیا۔ (-) پس استباق اپنے اندر تیزی اور دوڑنے یا جلدی کرنے کے معنی نہیں رکھتا مگر حقیقت میں اس قدر تیزی رکھتا ہے کہ جس قدر کسی انسان میں طاقت ہے (-) تو اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جس قدر بھی طاقت ہے اس تمام کے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے لفظ بھی ایسا رکھا ہے جو تمام غفلتوں کو کاٹ دیتا ہے تمام سستیوں کو دور کر دیتا ہے (-) دیگر مذاہب کہتے ہیں کہ نیکی کرو۔ مگر (دین حق) کہتا ہے کہ نیکی کرو اور ایک دوسرے سے بڑھو۔ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ ایک دو کا مقابلہ ہو تو خیر۔ لیکن یہاں تو ہزاروں ہی اس کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جب ایک دو کے مقابلہ میں تیاری کی ضرورت ہوتی ہے تو جہاں ہزاروں میں مقابلہ ہو وہاں کتنی تیاری کی ضرورت ہو گی۔ گھوڑ دوڑوں میں کتنی تیاری کی جاتی ہے۔ اسی طرح جب لوگ آپس میں دوڑتے ہیں کتنی کوشش اور تیاری کرتے ہیں لیکن جہاں کروڑوں ہوں وہاں کتنی تیاری کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ (دین حق) نے اس حکم کے ساتھ سب سستیوں کو کاٹ دیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے دعا سکھائی ہے کہ خدایا سستی اور غفلت اور کسل سے بچا۔ قرآن ست لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور ست کبھی خدا کا مقبول نہیں ہو سکتا۔ پس (دین حق) نہ صرف نیکی ہی کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ دوسروں سے نیکی میں بڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ہر وقت اور ہر گھڑی چست اور تیار رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ ہمیں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرنے دینا چاہئے کہ ہمارے قدم پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ نیکی کی طرف نہ اٹھ رہے ہوں۔ کیونکہ (فرمانبرداروں) کو صرف اس امر کا حکم نہیں دیا گیا کہ نیکی کرو۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ نیکی کرنے والوں میں سب سے آگے بڑھ جاؤ۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 522-521)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

حیات قدسی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے ایمان افروز واقعات

معجزانہ حفاظت

○ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ میں اور حضرت حافظ روشن علی صاحب اور مولوی غوث محمد صاحب اور حکیم علی احمد صاحب ضلع گجرات کا دورہ کرتے ہوئے حافظ صاحب کے گاؤں موضع رنمل تحصیل پھالیہ گئے۔ برسات کا موسم تھا اور آپ کا گاؤں بالکل دریائے چناب کے پاس میل ڈیڑھ پر واقع تھا۔ رات جب ہم آپ کی بیٹھک میں سوئے تو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ آسمان پر سورج کے گرد اگرد ایک ہالہ سا پڑ گیا ہے۔ اور سورج بالکل گرنے کے قریب ہے۔ جب میں اس خواب کی دہشت سے بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور بیٹھک کو چاروں طرف سے پانی نے گھیرا ہوا ہے۔ اسی وقت میں نے سب دوستوں کو جگایا اور باہر نکالا۔ خدا کی حکمت ہے کہ جب ہم سب دوست باہر آگئے اور کچھ سامان بھی نکال لیا تو وہ بیٹھک دھڑام سے گر گئی۔ اس کے بعد ہم کوچہ سے ہو کر پاس ہی ایک ماچھی (سقہ) کے مکان میں آ گئے۔ اتفاق کی بات ہے کہ یہاں پہنچتے ہی مجھے پھر غنودگی سی محسوس ہوئی اور ایک غیبی آواز آئی کہ یہاں سے بھی جلدی نکلو۔ چنانچہ جب ہم اس گھر سے نکلے تو وہ بھی سیلاب کی نذر ہو گیا۔ اس کے بعد ہم نے ایک مسجد میں پناہ لی تو وہاں جاتے ہی مجھے پھر نیند آگئی تو خدا تعالیٰ کی طرف سے پھر حکم ملا یہاں سے بھی جلدی نکلو۔ چنانچہ وہاں سے بھی ہم نکلے تو اس مسجد کی ایک دیوار گر گئی اور سیلاب کا پانی اس کے اندر امنڈ آیا۔ ادھر حضرت حافظ صاحب نے جو اپنے گھر میں سوئے ہوئے تھے جب سیلاب کا زور اور بارش کا طوفان دیکھا تو لالٹین لے کر ہماری تلاش میں نکل پڑے اور ہمیں ڈھونڈھ کر اپنے گھر لے گئے۔ آخر خدا خدا کر کے یہ رات گذری اور ہم لیکچر دے کر اپنے گاؤں واپس آگئے۔ اور اس موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود کی اعجازی برکات اور معجزانہ حفاظت اور بار بار کی الہامی تحریک اور ملائکہ کی تائید کے ذریعے ہمیں خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھنے کا عجیب نشان دکھایا۔

(حیات قدسی جلد اول ص 46)

اعجاز احمدیت

○ فیضان ایزدی نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کے طفیل اور دعوت الی اللہ کی برکت سے میرے اندر ایک ایسی روحانی کیفیت پیدا کر دی تھی کہ بعض اوقات جو کلمہ بھی میں منہ سے نکالتا تھا اور مریضوں اور حاجت مندوں کے لئے دعا کرتا تھا مولیٰ کریم اسی وقت میرے معروضات کو شرف قبولیت بخش کر لوگوں کی مشکل کشائی فرما دیتا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب میں موضع سعد اللہ پور گیا تو میں نے چوہدری اللہ داد صاحب کو جو چوہدری عبداللہ خاں نمبردار کے برادر زادہ تھے اور ابھی احمدیت سے مشرف نہ ہوئے تھے۔ مسجد کی ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ بے طرح دمہ کے شدید دورے میں مبتلا تھے اور سخت تکلیف کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے۔ میں نے وجہ دریافت کی تو انہوں بتایا کہ مجھے پچیس سال سے پرانا دمہ ہے جس کی وجہ سے زندگی دوبھر ہو گئی ہے۔ میں نے علاج معالجہ کی نسبت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دور دور کے قابل طبیبوں اور ڈاکٹروں سے علاج کروا چکا ہوں مگر انہوں نے اس بیماری کو موروثی اور مزمن ہونے کی وجہ سے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ اس لئے میں اب اس کے علاج سے مایوس ہو چکا ہوں۔ میں نے کہا آنحضرت ﷺ نے تو کسی بیماری کو لاعلاج قرار نہیں دیا۔ آپ اسے لاعلاج سمجھ کر مایوس کیوں ہوتے ہیں۔ کہنے لگے کہ اب مایوسی کے سوا اور کیا چارہ ہے کہ یاس اور کفر تو اکٹھے ہو سکتے ہیں لیکن ایمان اور یاس اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ ناامید نہ ہوں اور ابھی پیالہ میں تھوڑا سا پانی منگائیں میں آپ کو دم کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے پانی منگایا (اور میں نے خدا تعالیٰ کی صفت شافی سے استفادہ کرتے ہوئے اتنی توجہ سے اس پانی پر دم کیا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی اس صفت کے فیوض سورج کی کرنوں کی طرح اس پانی میں برستے ہوئے نظر آئے۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ اب یہ پانی افضال ایزدی اور حضرت مسیح موعود کی برکت سے مجسم شفا بن چکا ہے۔ چنانچہ جب میں نے یہ پانی چوہدری اللہ داد کو پلایا تو آن کی آن میں دمہ کا دورہ رک گیا اور پھر اس کے بعد کبھی انہیں یہ عارضہ نہیں ہوا حالانکہ اس واقعہ کے بعد چوہدری اللہ داد تقریباً پندرہ سولہ سال تک زندہ رہے اس قسم کے نشانات سے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب موصوف کو احمدیت بھی نصیب فرمائی اور آپ خدا کے فضل سے مخلص احمدی بن گئے۔

(حیات قدسی جلد اول ص 49)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غزل

دل سے رضائے دوست گوارا کرے کوئی
ہر غم پہ ایک شکر کا سجدہ کرے کوئی

تلخی غموں کی کاش گوارا کرے کوئی
لیکن نہ رازِ دوست کو افشا کرے کوئی

ہر جنتِ نظر سے کنارا کرے کوئی
لیکن وہ سامنے ہوں تو پھر کیا کرے کوئی

بے شک شعورِ ذات ہے آئینۂ صفات
لیکن ہے شرط دیدۂ دل وا کرے کوئی

یہ گلخنِ حیات بنے گلشنِ خلیل
سینے میں سوزِ عشق تو پیدا کرے کوئی

دل میں متاعِ غم، نہ دُرِ اشک آنکھ میں
پھر اُن سے کس بساط پہ سودا کرے کوئی

تو اپنے دل سے نقش تمنّا مٹا کے دیکھ
یہ ہے وہ آئینہ جسے دیکھا کرے کوئی

دل میں اگر ہو ترکِ تمنّا کا حوصلہ
پھر غم نہیں جو ان کی تمنّا کرے کوئی

جب زندگی حجابِ رخِ یار ہو سلیم
پھر کیسے ننگِ زیست گوارا کرے کوئی

سلیم شاہجہانپوری

مضمون نگاروں سے گذارش

مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ مضامین بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

☆ صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں (دونوں طرف نہ لکھیں) ☆ دائیں طرف چوڑا حاشیہ کم از کم ڈیڑھ انچ ضرور چھوڑیں ☆ لکیردار کاغذ ہو تو ایک سطر چھوڑ کر لکھیں۔ بغیر لکیر کاغذ کی صورت میں دو سطروں میں واضح فاصلہ رکھیں ☆ خوش خط لکھیں۔ آپ کا مضمون پڑھا نہیں گیا تو ممکن ہے کہ آپ کا مضمون اشاعت کے لئے منتخب ہی نہ ہو سکے۔ ☆ ترجیحاً کالی سیاہی سے لکھیں ☆ اووررائٹنگ ہرگز نہ کریں۔ یعنی لفظ کو لکھ کر اسی کو درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں ☆ انگریزی کے الفاظ بیچ میں آجائیں تو انہیں کیپٹل یعنی بڑے حروف میں درج کریں اور پھر ترجمہ کر دیں ☆ پرانے اور تاریخی واقعات کی صورت میں ماخذ کا حوالہ ضرور دیں ☆ حوالہ دیتے ہوئے کتاب کا نام، مصنف کا نام، تاریخ اشاعت اور پبلشر کا نام یا ادارہ کا نام ضرور درج کریں نیز یہ کہ یہ کتنواں ایڈیشن ہے ☆ یاد رکھئے خوبصورتی اور صفائی سے لکھا ہوا مضمون جلد شائع ہوتا ہے ☆ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ روانہ کریں ☆ مضمون پر اپنا نام مکمل پتہ وغیرہ ضرور لکھیں ☆ مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں ☆ عام طور پر مضمون واپس نہیں کیا جا سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز دُعا اور دین کا مغز ہے

قیامِ نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

سب سے افضل عبادت سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ انسان التزام کے ساتھ پانچوں نمازیں ان کے اول وقت پر ادا کرے اور فرض اور سنتوں کی ادائیگی پر مداومت رکھتا ہو اور حضورِ قلب، ذوق، شوق اور عبادت کی برکات کے حصول میں پوری طرح کوشاں رہے۔ کیونکہ نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگارِ عالم تک پہنچاتی ہے۔ اس کے ذریعہ (انسان) ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں گھوڑوں کی پیٹھوں پر (بیٹھ کر) نہیں پہنچ سکتا اور نماز کا شکار (ثمرات) تیروں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا راز قلموں سے ظاہر نہیں ہو سکتا ہے اور جس شخص نے اس طریق کو لازم پکڑا اس نے حق اور حقیقت کو پا لیا اور اس محبوب تک پہنچ گیا جو غیب کے پردوں میں ہے اور شک و شبہ سے نجات حاصل کر لی۔ پس تو دیکھے گا کہ اس کے دن روشن ہیں۔ اس کی باتیں موتیوں کی مانند ہیں اور اس کا چہرہ چودھویں کا چاند ہے۔ اس کا مقام صدر نشینی ہے جو شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی سے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بادشاہوں کو جھکا دیتا ہے اور اس مملوک بندہ کو مالک بنا دیتا ہے۔"

(اعجاز المسیح ترجمہ از تفسیر سورہ فاتحہ صفحہ 201، 202)

پرستش کی روح "انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے اول خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اسی کی درد میں لذت ہو اور اسی کی خلوت میں راحت ہو اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 51، 52)

عبادت کے دو حصے عبادت کے دو حصے تھے ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے..... اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاوے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے ان دونوں قسم کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے۔ مگر (دین) نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اس کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔

خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔

پس (دین) نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے۔ خوف کے جس قدر ارکان ہیں وہ نماز کے ارکان سے بخوبی واضح ہیں کہ کس قدر تذلّل اور اقرار عبودیت اس میں موجود ہے اور حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 298، 299)

عبادت کی حقیقت عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے۔ جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں۔ مورٌ معبّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 65)

عبادت کیا ہے اگر (دین) کی عزت کے لئے دل میں محبت نہیں ہے تو عبادت بھی بے سود ہے کیونکہ عبادت محبت ہی کا دوسرا نام ہے۔ وہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں۔ جس پر کوئی سلطان نازل نہیں ہوا وہ سب مشرک ہیں۔ سلطان تسلط سے لیا گیا ہے جو دل پر تسلط کرے اس لئے یہاں دلیل کا لفظ نہیں لکھا ہے۔

عبادت کیا ہے؟ جب انتہا درجہ کی محبت کرتا ہے۔ جب انتہا درجہ کا خوف ہو۔ یہ سب عبادت میں داخل ہے۔ غیر اللہ کی عبادت کا اتنا ہی مفہوم نہیں ہے کہ سجدہ نہ کیا جاوے نہیں بلکہ اس کے مختلف مدارج ہیں۔ اگر کوئی مال سے انتہا درجہ کی محبت کرتا ہے تو وہ اس کا بندہ ہوتا ہے۔ خدا کا بندہ وہ ہے جو خدا کے سوا اور چیزوں کی حد اعتدال تک رعایت کرتا ہے۔ اسلام میں محبت منع نہیں ہے مگر ایک حد تک۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 254، 255)

عبادت کا خلاصہ "عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے پکا تعلق پیدا ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے۔

(تفسیر سورہ فاتحہ از حضرت مسیح موعودؑ ص 195)

محبت ذاتی سے رنگین ہو کر عبادت کرو

میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے۔ بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے۔ جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں۔ بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ اگر بچہ کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی۔ بلکہ انعام ملے گا۔ تو وہ اس حکم سے خوش ہو گی؟ یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبت ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔ محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں اور خدا تو خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں۔ ان کو بھی رزق دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 107)

اصل غرض اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے اس سے جو کچھ اطاعت

> آنکھ تر ہے دل میں میرے درد ہے
> کیوں دلوں پر اس قدر یہ گرد ہے
> دل ہُوا جاتا ہے ہر دم بے قرار
> کس بیاباں میں نکالوں یہ بخار
> (درثمین)

اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں.... اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 108)

عبادت کا افضل ترین وقت ضلالت کا زمانہ عبادت اور اطاعت الٰہی کے لئے دوسرے زمانہ سے زیادہ موجب قربت و ثواب ہے۔ پس وہ دوسرے زمانوں سے زیادہ تر افضل ہے اور اس کی عبادتیں بباعث شدت و صعوبت اپنی قبولیت سے قریب ہیں اور اس زمانہ کے عابد رحمت الٰہی کے زیادہ تر مستحق ہیں۔ کیونکہ سچے عابدوں اور ایمانداروں کا مرتبہ ایسے ہی وقت میں عنداللہ متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام زمانہ پر دنیا پرستی کی ظلمت طاری ہو اور سچ کی طرف نظر ڈالنے سے جان جانے کا اندیشہ ہو اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب دل افسردہ اور مردہ ہو جائیں اور سب کسی کو جیفہ دنیا ہی پیارا دکھائی دیتا ہو اور ہر طرف اس روحانی موت کی زہرناک ہوا چل رہی ہو اور محبت الٰہیہ یک لخت دلوں سے اٹھ گئی ہو اور رُو بحق ہونے میں اور وفادار بندہ بننے میں کئی نوع کے ضرر متصور ہوں۔ نہ کوئی اس راہ کا رفیق نظر آوے اور نہ کوئی اس طریق کا ہمدم ملے بلکہ اس راہ کی خواہش کرنے والے پر موت تک پہنچانے والی مصیبتیں دکھائی دیں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل اور حقیر ٹھہرتا ہو تو ایسے وقت میں ثابت قدم ہو کر اپنے محبوب حقیقی کی طرف رخ کر لینا اور ناہموار عزیزوں اور دوستوں اور خویشوں اور اقارب کی رفاقت چھوڑ دینا اور غربت اور بے کسی اور تنہائی کی تکلیفوں کو اپنے سر پر قبول کر لینا اور دکھ پانے اور ذلیل ہونے اور مرنے کی کچھ پرواہ نہ کرنا حقیقت میں ایسے وقت کی ثابت قدمی اور صبر اور عبادت الٰہی کا ثواب بھی وہ ملتا ہے کہ جو کسی دوسرے وقت میں ہرگز نہیں مل سکتا...... یہی زمانہ ہے جس میں جوانمردوں کی قدر و منزلت ظاہر ہوتی ہے اور نامردوں کی ذلت بہ پایہ ثبوت پہنچتی ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ 587 تا 589)

صلیٰ جلنے کو کہتے ہیں۔ جیسے کباب بھونا جاتا ہے۔ اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے جب تک دل بریاں نہ ہو نماز میں لذت اور سرور پیدا نہیں ہوتا اور اصل تو یہ ہے کہ نماز ہی اپنے سچے معنوں میں اسی وقت ہوتی ہے 'نماز میں شرط ہے کہ وہ بجمیع شرائط ادا ہو۔ جب تک وہ ادا نہ ہو وہ نماز نہیں ہے اور نہ وہ کیفیت جو صلوٰۃ میں میل نمازی کی ہے حاصل ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 433)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور ندیم علوی

خلوص و وفا کی تابندہ مثال

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب

دراز قد، وجیہہ چہرہ آواز میں رعب اور دبدبہ، شیروانی اور ترکی ٹوپی نے مولانا عبدالمالک خان صاحب کی شخصیت میں ایک مسحور کن جاذبیت پیدا کر دی تھی ہم نے آج سے تقریباً 35 سال قبل رحمان آباد میں آپ کو تقریر کرتے ہوئے سنا۔ آپ کی تقریر سے متعلق یہ کہہ دینا کہ بہت اچھی تقریر تھی یا آپ بہت اچھے مقرر تھے میرے خیال میں یہ الفاظ اس بلندی اور رفعت کو بیان کرنے کے لئے بہت چھوٹے اور ناکافی ہیں جو بلندی اور رفعت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تقریر کا طرہ امتیاز تھیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو دنیاوی وجاہت کے ساتھ ساتھ دین کے لئے بھی ایک خاص لگن، جذبہ اور تڑپ عطا کی تھی۔ مولانا محمد علی جوہر ایسی شخصیت کی گھن گرج نہ صرف پورے برصغیر میں سنائی دیتی تھی بلکہ یورپ اور برطانیہ کے عوام بھی آپ کے خیالات اور افکار سے لرزتے تھے۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب آپ کے حقیقی بھتیجے تھے۔ "علی براوران" (مولانا محمد علی اور شوکت علی) نے دنیاوی سیاست میں اپنا نام بنایا جبکہ تیسرے بھائی حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہر نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی غلامی قبول کی اور اپنی اولاد کی تربیت بھی اس رنگ میں کی کہ انہوں نے بھی سلسلہ کی خدمت کو ہی اپنے لئے وجہ افتخار سمجھا۔

مولانا عبدالمالک خان صاحب کو نواب شاہ اور اہل نواب شاہ سے خاص محبت تھی۔ ایک دفعہ آپ نواب شاہ تشریف لائے۔ میں اس وقت نواب شاہ بار ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کا رکن تھا۔ صدر بار ایسوسی ایشن کو جب پتہ چلا کہ مولانا محمد علی جوہر کے بھتیجے نواب شاہ آئے ہوئے ہیں تو انہوں نے بحیثیت صدر بار ایسوسی ایشن نواب شاہ مجھ سے کہا کہ میں مولانا عبدالمالک خان صاحب کے خطاب کا نواب شاہ بار میں انتظام کروں۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے باقاعدہ دعوت بھی دی۔ میں نے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب سے بار ایسوسی ایشن میں خطاب کا ذکر کیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ آپ نے میرا تعارف کس رنگ میں کرایا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ "مولانا محمد علی جوہر کے بھتیجے کی حیثیت سے جواباً آپ نے جوش سے فرمایا "آپ صرف جماعت احمدیہ کے ناظر اصلاح وارشاد کی حیثیت سے میرا تعارف کرائیں۔ میں صرف اسی حیثیت سے نواب شاہ بار میں جاؤں گا۔" اللہ اللہ سلسلہ کی خدمت سے بڑھ کر کوئی دنیاوی وجاہت آپ کے لئے عزت کا باعث نہ تھی۔

1967ء میں نواب شاہ جماعت کے صدر صاحب نے جلسہ سالانہ نواب شاہ کے لئے تین پیسے کا ایک پوسٹ کارڈ مولانا عبدالمالک خان صاحب کو (جو اس وقت کراچی میں مربی تھے) لکھ دیا ساتھ یہ بھی تحریر کیا کہ ایک پسنجر ٹرین رات دس بجے کراچی سے چلتی ہے اور صبح چھ بجے نواب شاہ پہنچتی ہے۔ اس پر آپ تشریف لے آئیں۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے واقعتاً ایسا ہی کیا کہ پسنجر ٹرین پر سوار ہوئے۔ چار گھنٹے کا سفر آٹھ گھنٹے میں طے کر کے نواب شاہ پہنچے اور اپنی تقریر میں اس کا ذکر کیا کہ صدر صاحب جماعت احمدیہ نواب شاہ نے جس طرح حکم دیا تھا۔ میں اس کی تعمیل کرتے ہوئے آپ کے جلسہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ (محترم صدر صاحب کہا کرتے ہیں کہ بعد میں مجھے اپنی اس سادگی پر بہت افسوس ہوا کہ میں نے مولانا عبدالمالک خان صاحب کے لئے ایک تکلیف دہ سفر کی تجویز لکھ کر کیوں بھیجی) شاندار خاندانی وجاہت کے پس منظر کے باوجود طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ اسراف کے بہت خلاف تھے۔ ایک دفعہ آپ نواب شاہ تشریف لائے۔ تو نواب شاہ کے دوستوں نے (آپ کے علم اور اجازت کے بغیر) ایک اعلیٰ ہوٹل سے بہت زیادہ اور بہت پر تکلف کھانا منگوایا۔ کھانا دیکھ کر اپنی تکلیف اور پریشانی کا اظہار کیا۔ پھر سیکرٹری صاحب مال کو ساتھ لے کر شہر کی طرف نکل گئے۔ ایک جگہ رک کر فرمانے لگے۔ "میں تین دن کے بعد پھر نواب شاہ آرہا ہوں۔ مگر کسی دوست کو کھانے کے لئے تکلیف مت دینا۔" سیکرٹری صاحب مال کو فرمایا کہ صرف سادہ دو روٹیاں اور ایک پلیٹ سبزی یا دال وغیرہ جو میسر آئے میرے لئے بس یہی کافی ہے۔ اور پھر تین بعد آپ کی ہدایات کے مطابق اسی طرح کیا گیا۔ ایک دفعہ سکھر شہر میں علاقے کا اجتماع تھا۔ ہم نواب شاہ سے قیادت ضلع نواب شاہ کے اراکین کے ساتھ سکھر پہنچے۔ دوپہر کے کھانے میں صرف نمکین چاول تھے اور ان میں بھی سرخ مرچ ڈالی گئی تھی۔ طبی نقطہ نظر سے مولانا عبدالمالک خان صاحب کے لئے یہ خوراک موزوں نہ تھی۔ ہم بڑے پریشان ہوئے کہ اب کیا کیا جائے۔ مگر آپ نے بلا تکلف خدام کے ساتھ مل کر وہی سادہ اور نمکین چاول کھائے۔ ہمارے ساتھی دوست مکرم نذر محمد خان صاحب نے اس یادگار کھانے کا نام ہی "سکھری بریانی" رکھ دیا۔ جہاں حد سے زیادہ سادگی مطلوب ہوتی ہے ہم آج بھی اسی حوالہ سے کہتے ہیں کہ "آج سکھری بریانی سے تواضع کی جارہی ہے۔"

بہت شستہ اور رواں اردو بولتے تھے۔ آواز بہت پرکشش اور مسحور کن تھی۔ 1966ء میں رحمان آباد ضلع نواب شاہ میں جلسہ تھا۔ صبح کے

باقی صفحہ 7 پر

احمدی کیسے لوگ ہیں

لاہور کے ایک ڈاکٹر جو جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتے ایک احمدی مریضہ کا علاج کرتے رہے۔ اس دوران انہوں نے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا تحریر کر کے الفضل کو اشاعت کے لئے بھجوایا ہے جو بعینہٖ شائع کیا جارہا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں "یہ چند سطور نہ کسی لالچ میں اور نہ کسی کی فرمائش پر لکھی گئیں۔ یہ محض قولِ سدید کا تقاضا جانتے ہوئے لکھی گئیں"۔
ان ڈاکٹر صاحب کا نام بوجوہ ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔

مجھے ایک فیملی سے متعارف ہونے کا موقعہ ملا۔ اور یہ تعارف اب ڈیڑھ سال کے عرصہ پر محیط ہو چکا ہے۔ اس عرصہ میں تقریباً ہر روز ان کے ہاں جانا ہوا۔ وجہ یہ کہ فیملی ہیڈ کی زوجہ محترمہ ڈیڑھ سال قبل سٹروک کا شکار ہوئیں جس سے ان کا دایاں بازو اور دائیں ٹانگ متاثر ہوئے اور مجھے بطور ایک فزیو تھراپسٹ یہ فرض نبھانا پڑا اور پڑ رہا ہے کہ میں روزانہ جا کر مناسب ورزشوں کی مدد سے بحالی صحت کی کوشش کروں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترمہ پہلے سے کافی بہتر ہیں۔ مگر اس وقت مجھے جو بات کرنا ہے وہ مرض اور اس کے علاج کے بارے میں نہیں بلکہ قدرے مختلف ہے۔

میں ایک مذہبی آدمی ہوں کسی سے تعصب نہیں جستجو اور تجسس آنکھیں کھلی رکھنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ میرا اس احمدی فیملی کے گھر جانا ہوا۔ تو میرے ذہن میں ان اصحاب اور ان کے عقائد کے متعلق کچھ نقوش پہلے سے ثبت تھے۔ (تفصیل سے گریز کروں گا مبادا کسی کے لئے باعث تکلیف ہو) بہرحال میں اس احمدی خاندان سے متعلق ہوا تو میں نے بغور ان لوگوں کا مشاہدہ کرنا شروع کیا۔ اور آج ڈیڑھ سال کے بعد میں اپنے آپ کو کچھ کہنے پر مجبور پاتا ہوں۔ چند باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔

مریضہ بصد اصرار مجھے کہتی رہیں کہ جب آپ ورزش کرواتے ہیں تو کیا ساتھ دعا کرتے ہیں؟ اور انہوں نے مجھے دعا کے لئے تاکیداً کہا۔ اور بار بار یہ بھی کہا کہ ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتے جایا کریں۔ شروع میں تو میں چونکا کہ اس پہ اصرار کیوں۔ کیا یہ ایک غیر کو متاثر کرنے کی ترکیب تو نہیں۔ مگر جب اصرار مسلسل جاری رہا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ دعا پہ بہت یقین رکھتے ہیں اور درود کو بھی ایک ضروری وظیفہ جانتے ہیں۔ دعا کی بات میں نے اکثر اس گھر میں ہوتی سنی۔ دو یا تین دفعہ مجھے مرزا صاحب کا ٹیلی ویژن پہ خطبہ جمعہ سننے کا بھی اتفاق ہوا۔ ایک میں تو وہ بھی دعائیں کرنے اور ان کی تاثیر کے متعلق بڑے موثر انداز میں بات کر رہے تھے۔ خطبہ جمعہ کے متعلق ایک اور بات بھی میں نے نوٹ کی۔ کہ ان کے ہاں بھی خطبہ مسنونہ وہی ہوتا ہے جو ہماری مسجدوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اور پھر جس انداز میں حضرت رسول مقبول ﷺ کا ذکر اس جمعہ کی تقریر میں کیا گیا۔ اس نے بھی مجھے متاثر کیا۔ مجھے اب تسلیم ہے کہ یہ لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کا احترام بھی کرتے ہیں اور عقیدت کا اظہار بھی۔ میرے کئی تاثرات غلط ثابت ہو رہے تھے۔

رمضان المبارک میں میں نے ساری فیملی کو پابند صوم و صلوٰۃ پایا۔ فیملی کے سربراہ کچھ روز نظر نہ آئے۔ معلوم ہوا اعتکاف میں بیٹھے ہیں۔ اس نے بھی مجھے سوچنے پہ مجبور کیا۔ باجماعت نماز ادا ہوتے دیکھی۔ سہ پہر کو بڑے انہماک سے انہیں ٹیلی ویژن سے درس قرآن سنتے ہوئے پایا۔

بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا۔ میرا ایک اور شبہ بھی اس طرح زائل ہوا کہ قرآن کریم کی جو آیات ان سے یا مرزا صاحب سے سننے کا اتفاق ہوا۔ وہ تو وہی تھیں جو قرآن کریم میں ہیں پہلا تاثر کہ ان کا قرآن شاید مختلف ہے اس طرح زائل ہوا۔

دینی مسائل اور عقائد بیان ہوتے ہوئے میں نے کئی جگہ سنے۔ ہمارے عالم گہرائی میں اتر کر جب قرآنی معارف بیان کرتے ہیں تو سننے والے بہت متاثر ہوتے ہیں مگر جب میں نے ان عالموں کو قریب سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کی باتیں زبان تک ہی محدود ہو کے رہ جاتی ہیں۔ ان کے اندر جذب نہیں ہوتیں۔ نتیجتاً ان کے اخلاق پہ کوئی بہتر نقش ثبت نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے اس فیملی کے افراد کے اخلاق و کردار کا بھی مطالعہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ بچوں کو بھی صحیح تربیت دی جارہی ہے اور بڑے بھی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ ہر ایک سے خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ اور یہ نمائشی عمل معلوم نہیں دیتا بلکہ یوں لگتا ہے کہ مسلسل تربیت کے نتیجہ میں یہ ان کی زندگی کا ایک انداز بن چکا ہو۔

الغرض اس تعلق کے نتیجہ میں احمدیت کے متعلق میرے بہت سے پہلے سے قائم شدہ تاثرات زائل ہوئے اور مجھے ایک لمبے عرصہ تک ان لوگوں سے متعلق ہونے کے نتیجہ میں ان اصحاب کو بھی اور ان کے معتقدات کا بھی بغور مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور میں یہ برملا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میں ان لوگوں سے بھی متاثر ہوا اور ان کے اعتقادات کو بھی صحیح طور پر سمجھنے کا موقعہ ملا۔ یہاں میں یہ بھی اظہار کردوں کہ یہ چند سطور نہ کسی لالچ میں اور نہ کسی فرمائش پر لکھی گئیں۔ یہ محض قول سدید کا تقاضا جانتے ہوئے لکھی گئیں۔

آخر میں ایک بات کہنا چاہوں گا۔ چونکہ اس گھر میں بار بار دعا پر زور دیا گیا اور مجھے بھی علاج کے ساتھ ساتھ دعا کرنے کی تلقین کی گئی اس لئے میں قارئین سے استدعا کرتا ہوں کہ مریضہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر و تحقیق- ڈاکٹر مرزا سلطان احمد

بنی اسرائیل میں لوہے اور تانبے کا دور

حضرت داؤدؑ اور آپ کے بیٹے حضرت سلیمان ان پاکیزہ وجودوں میں سے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کیا ہے۔ قرآن مجید نے نہ صرف ان پر ہونے والے روحانی انعامات کا ذکر کیا بلکہ ایسے دنیاوی انعامات بھی بیان کئے جو اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کو عطا کئے تھے۔ چونکہ یہ دونوں انبیاء اپنے وقت میں بنی اسرائیل کی سلطنت کے بادشاہ بھی تھے اس لئے ان انعامات سے ان کا ملک اور ہم وطن بھی فوائد اٹھاتے تھے۔

ان بیان کردہ انعامات میں سے دو اہم دھاتوں یعنی لوہے اور تانبے کا استعمال بھی شامل ہے۔ سورۃ سبا کی آیت 11 میں یہ ذکر ہے کہ حضرت داؤدؑ کے لئے لوہے کو نرم کیا گیا تھا اور آیت 13 میں بتایا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے لئے تانبے کا چشمہ پگھلایا گیا تھا۔ تانبے اور لوہے کا استعمال انسانی تاریخ میں اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ ان کا استعمال شروع ہونے پر بناء رکھتے ہوئے تاریخ کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس دور میں بنی اسرائیل کے حوالے سے ان دھاتوں کی کیا اہمیت تھی یہ سمجھنے کے لئے آج سے تین ہزار سال قبل کی تاریخ اور اس دور کے ملنے والے آثار میں جانا پڑے گا۔

قدیم تاریخ بنی اسرائیل نے مصر سے نکلنے کے بعد چالیس سال ارض موعود یعنی کنعان (فلسطین) میں داخل ہونے کی کوشش میں گزارے۔ حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد جب انہیں فلسطین میں داخل ہونا نصیب ہوا تو بھی پورے علاقے پر ان کا تسلط چند سالوں میں قائم نہیں ہوا تھا۔ بلکہ یہ صدیوں پر پھیلی ہوئی مسلسل خطرات اور کوششوں کی تاریخ ہے۔ جس میں کئی دفعہ انہیں خونریزی اور محکومیت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ صرف بنی اسرائیل ہی فلسطین پر قبضہ کرنے کی کوشش میں نہیں تھے بلکہ اس علاقے میں بسنے والی اور بہت سی قومیں یہاں اپنا تسلط قائم کرنے کے خواب دیکھ رہی تھیں۔ ان میں سے ایک فلستیوں کی قوم بھی تھی۔

فلستی قوم یہ لوگ بحیرہ روم میں واقعہ کریٹ کے جزیرے سے آکر فلسطین کے ساحلی علاقوں میں آباد ہو گئے تھے۔ ان کا علاقہ بحیرہ روم کے ساحل کے ساتھ آباد پانچ شہروں' جات' گزا' عقرون' اشکلون اور اشدد پر مشتمل تھا۔ فلستی ایک مشترکہ بادشاہ کے ماتحت نہیں تھے۔ ان کا ہر شہر ایک سردار کے ماتحت ہوتا تھا۔ اور ایسے معاملات میں جن کا تعلق پوری قوم سے ہو' ان سرداروں کی مشترکہ کونسل فیصلہ کرتی تھی۔

فلستیوں کے ساتھ جنگیں کنعان پر قبضہ کرنے کے لئے فلستیوں اور بنی اسرائیل کی بہت سی جنگیں ہوئیں۔ شروع میں ان میں سے اکثر جنگوں میں فلستیوں کا پلہ بھاری رہتا تھا۔ بہت مرتبہ ان جنگوں میں بنی اسرائیل ہزاروں کی تعداد میں مارے گئے' اور فلستیوں کے محکوم بنے۔ فلستیوں کی اس مسلسل فوقیت کی ایک وجہ تھی۔ وہ ایک ایسا ہنر جانتے تھے جو اس وقت بنی اسرائیل کو نہیں آتا تھا ان کو لوہے کی کانکنی' خام لوہے کی صفائی اور کاریگری میں مہارت حاصل تھی۔ اس سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنے دشمن سے بہتر ہتھیار بنا لیتے۔ یہ ہنر اس وقت تک اس علاقے میں عام نہ تھا۔ اور یہ قوم اس صلاحیت کی ایک اہم راز کی طرح حفاظت کرتی تھی۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل کو اپنے لوہے کے اوزار تیز کروانے کے لئے بھی اکثر فلستیوں کا مرہون منت ہونا پڑتا۔ جیسا کہ بائبل میں لکھا ہے۔

"اور اسرائیل کے سارے ملک میں کہیں لوہار نہیں ملتا تھا۔ کیونکہ فلستیوں نے کہا تھا کہ عبرانی لوگ اپنے لئے تلواریں اور بھالے نہ بنا پائیں۔ سو سب اسرائیلی اپنے پھالی اور بھالے اور کلہاڑی اور کدال کو تیز کرانے کے لئے فلستیوں کے پاس جاتے تھے۔"

(1- سموئیل باب 13)

پہلا بادشاہ فلستیوں کی برتری بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچی کہ بنی اسرائیل کا بہت سا حصہ ان کا محکوم ہو کر رہ گیا۔ اب ان کو اپنی آزادی ایک بار پھر مکمل طور پر ختم ہوتی نظر آرہی تھی۔ تاریخ کے اس مرحلے تک فلستیوں کی طرح بنی اسرائیل بھی کسی ایک بادشاہ کے ماتحت نہیں تھے۔ بلکہ مختلف قبائل مختلف قاضیوں کی راہنمائی میں اپنے روزمرہ کے امور چلاتے تھے۔ لیکن اب ان کے بڑوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک بادشاہ کے تحت متحد ہو کر فلستیوں سے جدوجہد کرنی پڑے گی۔ اس طرح لگ بھگ 1050 قبل مسیح میں بائبل کے مطابق ساؤل (Saul) کو بنی اسرائیل کی تاریخ کا پہلا بادشاہ بنایا گیا۔ اور اس بادشاہ کی قیادت میں جنگوں کا سلسلہ ایک نئے سرے سے شروع ہوا۔

جنگوں کا طویل سلسلہ آخر ایک بڑی جنگ کے لئے فلستیوں نے یروشلم کے جنوب مغرب میں 25 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شوکہ میں اپنی فوجیں جمع کیں۔ افسدمیم کے مقام پر دونوں افواج کا آمنا سامنا ہوا۔ دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل واقع پہاڑیوں پر تھے اور بیچ میں میدان تھا۔ اس جنگ کی تفاصیل بائبل کی کتاب سموئیل میں محفوظ کی گئی ہیں۔ اس جنگ میں بھی بنی اسرائیل کے پاس ہتھیاروں بالخصوص تلواروں کی بہت کمی تھی۔ اور اس وجہ سے وہ نفسیاتی دباؤ میں تھے۔ اس دباؤ میں اضافہ کرنے کے لئے فلستیوں کی فوج سے ان کا دیوہیکل جنگجو' جولیت' نکلا۔ یہ شخص سر سے لے کر پنڈلیوں تک زرہ میں ملبوس تھا اور اس کے نیزے کا پھل بہت بھاری اور لوہے کا بنا ہوا تھا۔ جولیت نے اس زمانے کے رواج کے مطابق بنی اسرائیل کو پکارا کہ کوئی ہے جو مجھ سے مقابلہ کر سکے۔ اس کے ڈیل ڈول اور اسلحے کی دہشت ایسی چھائی کہ باوجود بادشاہ نے بار بار انعام کا اعلان کیا لیکن مقابل پر کوئی نہیں نکلا۔ اس صورت حال میں بنی اسرائیل کے رہے سہے حوصلے بھی ختم ہو رہے تھے۔

بائبل بتاتی ہے کہ آخر ایک ناتجربہ کار نوجوان نے مقابلے پر نکلنے کے لئے بادشاہ سے اجازت مانگی۔ پہلے تو بادشاہ نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ تم اس قابل نہیں کہ اتنے تجربہ کار جنگجو کا مقابلہ کر سکو لیکن پھر اس کے اصرار پر اجازت دے دی۔ اور پہننے کے لئے اپنی زرہ بھی دی۔ لیکن اس نوجوان کو زرہ پہننے کا تجربہ نہیں تھا اس لئے زرہ اتار دی گئی۔ یہ کم عمر نوجوان بائبل کے مطابق حضرت داؤد تھے۔

قرآن کریم نے حضرت داؤد کے جالوت کو قتل کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ جبکہ بائبل اس کو جولیت کے نام سے یاد کرتی ہے

فلاخن کا استعمال حضرت داؤدؑ نے اپنے لئے فلاخن کے ہتھیار کا انتخاب کیا۔ فلاخن (Slinger) چمڑے سے بنایا جاتا تھا۔ اس کا ایک سرا چلانے والے کی ہتھیلی پر بندھا ہوتا اور دوسرے سرے میں پتھر رکھ کر چلایا جاتا۔ بنی اسرائیل کے چرواہے جنگلی جانوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے فلاخن اپنے پاس رکھتے تھے۔ قدیم زمانے میں بابل' فارس' یونان' روم اور آشور کی افواج میں فلاخن چلانے والے دستے رکھے جاتے تھے' جو کہ دشمن پر ایک کلو تک کے پتھر چلاتے۔ مسلسل مشق کی وجہ سے یہ لوگ کافی فاصلے تک پتھر کو تیز رفتاری سے صحیح نشانے پر پہنچاتے۔ فلسطین میں بعض مقامات پر ایسے پتھر اور مٹی کے آگ پر پکے ہوئے گولے بھی ملے ہیں جنہیں فلاخن سے چلانے کے لئے جمع کیا گیا تھا۔

فلاخن کی حکمت فلاخن کے انتخاب میں ایک حکمت تھی۔ جولیت کے پاس تیر کمان یا فلاخن جیسا کوئی ہتھیار نہیں تھا جو کہ زیادہ فاصلے سے چلایا جا سکے اور بائبل کے بیان سے لگتا ہے کہ جولیت کی توجہ حضرت داؤدؑ کے فلاخن کی بجائے لاٹھی پر رہی تھی۔ مقابلہ شروع ہوتے ہی' پیشتر اس کے کہ مد مقابل قریب آتا اور جولیت اپنے ہتھیاروں کی برتری سے فائدہ اٹھاتا' حضرت داؤدؑ نے فلاخن سے وار کر دیا۔ پتھر سر پر لگا اور جولیت زخمی ہو کر گر گیا۔ پیشتر اس کے کہ وہ ہوش میں آتا' حضرت داؤدؑ نے تیزی سے اس کے قریب جا کر اس کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔ اس واقعہ سے حضرت داؤدؑ کا توکل اور ذہانت' دونوں ظاہر ہوتے ہیں۔

مشرک توہم پرست ہوتا ہے اور یہ سب کچھ فلستیوں کے لئے اتنا غیر متوقع تھا کہ ان کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ غیر منظم طریقے سے بھاگ پڑے' بنی اسرائیل کی فوج کے دستوں نے حملہ کر کے ان میں سے بہت کو ختم کر دیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب حضرت داؤدؑ نمایاں ہو کر سامنے آئے تھے۔ اور ان کی بہادری سے ہونے والی فتح سے ان کی قوم کے حوصلے بلند ہوئے۔

حضرت داؤدؑ کی بادشاہت فلستی فوج پسپا ضرور ہوئی تھی لیکن اس کی قوت ختم نہیں ہوئی تھی اور لوہے کا ہنر اب بھی اسے برتری دلا رہا تھا۔ جنگوں کے ایک سلسلے کے بعد فلستیوں نے یزرعیل (Jezreel) کے مقام پر بنی اسرائیل کو شکست دی۔ ساؤل بادشاہ اور اس کے بیٹے بھی جنگ میں مارے گئے۔ اور ایک بار پھر بنی اسرائیل کا بڑا علاقہ ان کے قبضے میں چلا گیا۔ حضرت داؤدؑ اس جنگ میں شریک نہیں تھے اور میلوں دور عمالیق قوم سے جنگ کر رہے تھے۔ ساؤل کی موت کے بعد حضرت داؤدؑ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ اس ضمن میں بائبل میں حقائق کے ساتھ بہت سی بے ربط اور متضاد باتیں بھی ملی ہوئی ہیں جو عقلاً بھی قابل قبول نہیں ہو سکتیں۔

دشمن کی فیصلہ کن شکست حضرت داؤدؑ کی قیادت میں بنی اسرائیل دوبارہ متحد ہوئے اور فلستیوں کو فیصلہ کن شکست ہوئی۔ اس کے بعد وہ کم از کم سو سال تک سر نہیں اٹھا سکے۔ اس فتح کے نتیجے میں نہ صرف فلستیوں کے زیر تسلط علاقہ آزاد ہوا اور ایک دیرینہ دشمن کو مغلوب کر لیا گیا بلکہ اس کے بعد بنی اسرائیل کے لئے خام لوہے کو صاف کرنا اور اس سے اشیاء بنانا کوئی راز نہ رہا۔ مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ فن محکوم فلستی کاریگروں سے حاصل کیا گیا تھا۔ بائبل کے بیان سے ظاہر ہے کہ حضرت داؤدؑ کے دور میں ہی پیتل کے علاوہ لوہے کے کاریگر بھی بنی اسرائیل کے پاس موجود تھے بلکہ لوہے کا ذخیرہ بھی جمع کر لیا گیا تھا۔

(2- تواریخ باب 3 اور 1- تواریخ باب 22)

لوہا نرم کر دیا گیا سورۃ سبا کی آیت 11 میں حضرت داؤدؑ کے لئے لوہے کو نرم کرنے کا ذکر ہے اور آیت 12 میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا ذکر ہے کہ پورے سائز کی زرہیں بناؤ اور حلقے چھوٹے رکھو۔ اس زمانے میں زرہیں بنانے کا طریق یہ تھا کہ چمڑے کا کوٹ تیار کیا جاتا اور اس پر دھات کی پتریاں لگائی جاتیں۔ اس کے علاوہ مزید حفاظت کے لئے سینے پر دھات کی پلیٹیں یا آپس میں پروئے ہوئے حلقے (Rings) زنجیروں کی صورت میں لگے ہوتے۔

(An Aid to Bible page125)

بائبل کے مطابق جولیت بھی پیتل کی زرہ پہن کر مقابلے کے لئے نکلا تھا۔ ممکن ہے کہ اس علاقے میں لوہے کی زرہ کا رواج حضرت داؤد کے دور میں پڑا ہو۔ لوہا بہرحال تانبے کی نسبت زیادہ مضبوط دھات ہے اور اس کی بنی ہوئی زرہ زیادہ مضبوط ہوتی ہوگی۔

لوہے کے دور میں داخلہ مختصراً یہ کہ حضرت داؤدؑ کے دور میں بنی اسرائیل Bronze Age سے لوہے کے دور میں داخل ہوئے۔ ان کی یہ جست نہ صرف ان کی فوجی قوت بلکہ اقتصادی ترقی مثلاً زرعی آلات وغیرہ بنانے کے لئے بھی نہایت اہم تھی۔

تانبے کا چشمہ سورۃ سبا آیت 13 میں ذکر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت سلیمانؑ کے لئے تانبے کا چشمہ پگھلا دیا گیا تھا۔ کئی وجوہات کی بناء پر اس سے مراد صرف یہ نہیں ہو سکتی کہ حضرت سلیمانؑ کے دور میں بنی اسرائیل نے تانبے کو صاف کرنے یا تانبے کی کاریگری سیکھی تھی۔ اول تو تانبے کی کاریگری، لوہے کی کاریگری کی نسبت بہت آسان ہنر ہے۔ اور قدیم تاریخ میں ہمیشہ اقوام نے تانبے اور اس کے Alloys مثلاً پیتل اور کانسی کی کاریگری پہلے سیکھی اور لوہے کا ہنر انہیں بعد میں آیا۔ اسی پر بناء رکھتے ہوئے تاریخ کو Bronze Age اور Iron Age میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جنگوں میں بنی اسرائیل کے پاس تانبے کے Alloy پیتل کی زرہیں اور ہتھیار ہوتے تھے اور لوہے کی طرح یہ ذکر نہیں کہ ان کو بنانے یا مرمت کروانے کے لئے وہ غیر اقوام کے مرہون منت ہوں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بنی اسرائیل کئی سو سال مصر میں رہے تھے جو کہ تانبے کی کانکنی اور صنعت کا بہت بڑا مرکز تھا۔ فراعنہ سینا میں واقع تانبے کی کانیں اپنے تسلط میں رکھتے تھے اور ان پر غلاموں سے کام لیا جاتا تھا۔

تانبے کے وسیع ذخائر یہ تو ممکن ہے کہ بنی اسرائیل تانبے اور اس کے Alloys کانسی اور پیتل کا بہت نفیس کام نہ جانتے ہوں لیکن وہ تانبے کی کانکنی، خام تانبے کو آلائشوں سے پاک کرنے اور اس کی موٹی کاریگری سے لاعلم نہیں رہ سکتے تھے۔

2۔ تواریخ باب 2 کے مطابق بھی حضرت سلیمانؑ نے ہمسایہ بادشاہ حیرام سے ایک ایسا ماہر منگوایا تھا جو سونے، چاندی، تانبے اور لوہے کا کام اور نقاشی جانتا ہو تاکہ وہ ان کاریگروں کی نگرانی کرے جو حضرت داؤدؑ نے جمع کئے تھے۔

ان سب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے لئے تانبے کا چشمہ پگھلائے جانے سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ ان کی سلطنت میں تانبے کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہوں اور بنی اسرائیل نے ان سے اقتصادی فائدہ اٹھایا ہو۔ کیونکہ لوہے کا استعمال شروع ہونے کے بعد بھی تانبے کی اہمیت قائم تھی بلکہ آج تک قائم ہے۔

تاریخی شہادت لیکن ایک عرصہ تک اس نظریے میں ایک الجھن یہ تھی کہ اس علاقے میں تانبے کے نہ تو ذخائر دریافت ہوئے تھے اور نہ ہی ان کے کوئی قدیم آثار ملے تھے۔ بائبل میں بھی کوئی ذکر نہیں کہ حضرت داؤدؑ یا حضرت سلیمانؑ کے دور میں تانبے کی کانیں دریافت ہوئی ہوں۔ اس لئے Jewish Encyclopedia کے پرانے ایڈیشن میں اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ فلسطین میں تانبہ نہیں پایا جاتا تھا۔ بلکہ اس دور میں اسے مصر یا فونیشیا سے برآمد کیا جاتا تھا۔ لیکن 1937ء میں یہ نظریہ یکسر بدل دیا گیا۔ امریکن سکول آف اورینٹل ریسرچ کی ایک ٹیم نے نیلسن گلویک (Nelson Glueck) کی قیادت میں فلسطین کے آثار قدیمہ پر تحقیق شروع کی۔ جب وہ حضرت سلیمانؑ کی سلطنت کے جنوبی علاقے میں داخل ہوئے تو مٹی کے تجزیے سے معلوم ہوا کہ یہاں تانبے کے ذخائر پائے جاتے ہیں اس کے ساتھ ہی جہاں پر تانبے کے ذخائر کی نشاندہی ہوئی وہاں چٹانوں میں کھودی ہوئی قدیم کانوں کے آثار بھی دریافت ہوئے۔ جب یہ ٹیم سفر کرتی ہوئی، جہاں حضرت سلیمانؑ نے عصیون جبر (Ezion Jeber) کے مقام پر بحری بیڑہ بنوایا تھا تو ایک ٹیلے "طل الخلیفہ" پر کھدائی کا کام شروع کیا گیا۔

کھدائی کے آغاز میں تانبے کے بنے ہوئے مچھلی کے کانٹے ملے۔ پھر کچھ دیواریں نمودار ہوئیں جن پر سبز رنگ موجود تھا۔ تجزیہ سے معلوم ہوا کہ یہ خام تانبے کی صفائی سے نکلنے والی میل تھی۔ لیکن اس سال کھدائی کا کام وقت کی کمی کے باعث جلد ہی روکنا پڑا۔ پھر یہ کام اگلے تین سالوں میں مکمل ہوا۔ ماہرین کے مطابق ملنے والی عمارتوں کے آثار لگ بھگ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے زمانے کے تھے۔

تانبے کی برآمد ان عمارات کے درمیان ایک چوکور احاطہ ملا۔ دیواروں پر موجود سبز رنگ اور تجزیہ سے یہ واضح ہو رہا تھا کہ اس احاطے کو تانبے کو پگھلا کر صاف کرنے کے کام میں لایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ خام تانبے کا میل بھی وسیع پیمانے پر دریافت ہوا ہے۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ عصیون جبر کے مقام پر یہ کام کتنے بڑے پیمانے پر کیا جاتا تھا لیکن ایک بات تو ثابت ہے کہ فلسطین میں تانبے کے ذخائر پائے جاتے تھے اور قدیم زمانے میں ان کی وسیع پیمانے پر کانکنی کی گئی تھی۔ چونکہ طل الخلیفہ حضرت سلیمانؑ کی بنائی ہوئی بندرگاہ کے بالکل قریب تھا اس لئے ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ غالباً یہاں سے تانبہ دور دراز کے ممالک کو برآمد کیا جاتا تھا۔ ان شواہد کی بناء پر خود نیلسن گلویک نے حضرت سلیمانؑ کو۔
"Great Copper King" کا خطاب دیا تھا۔
(Bible as History by Keller Page 197)

حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی گو بائبل میں حضرت سلیمانؑ کے دور میں تانبہ دریافت ہونے کا ذکر نہیں۔ لیکن حضرت موسیٰ کی ایک پیشگوئی کا ذکر ملتا ہے۔ اور اس میں ارض موعود کا ذکر کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو کہتے ہیں۔

"اور تجھ کو کسی چیز کی کمی نہ ہوگی کیونکہ اس ملک کے پتھر بھی لوہے کے ہیں اور وہاں کے پہاڑوں سے تو تانبہ کھود کر نکال سکے گا۔
(استثناء باب 8)

قرآن مجید میں اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے عہد میں پوری ہوئی۔

اس صدی میں بھی تمنہ (Timna) کے مقام پر جو فلسطین کے جنوب میں ہے تانبے کے ذخائر دریافت ہوئے اور وہاں پر تانبے کی کانکنی کی گئی۔ یہ عملی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کو تانبے کی دولت سے نوازا ہے اور قدیم زمانے سے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے آئے تھے۔ آئندہ آنے والا وقت اس تحقیق میں کیا اضافہ کرتا ہے، اس سے تو آہستہ آہستہ بڑھتی ہوئی تحقیق ہی پردہ اٹھا سکتی ہے۔

ڈاکٹر فریحہ ظہیر

ذیابیطس (DIABETES)

ذیابیطس شکری (تفصیل)

اس مرض میں پیشاب میں شکر خارج ہوتی ہے اور پیشاب بھی بکثرت آتا ہے مریض کی عام صحت خراب ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض یہ مرض بچپن میں نہیں بلکہ عموماً 25 یا 30 برس کی عمر میں یا اس کے بعد ہوتا ہے عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے یہ مرض موروثی بھی ہو سکتا ہے۔ میٹھی اشیاء اور نشاستہ دار غذاؤں کا بکثرت استعمال اور ورزش نہ کرنا یا ورزش کرنے کے بعد ابھی جسم گرم ہی ہو تو ٹھنڈا پانی پی لینا۔ بہت زیادہ دماغی محنت کرنا۔ فکر و غم یا دیگر امراض کا ہونا مثلاً سر یا ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگنا لبلبہ کا چھوٹا ہو جانا اس میں ناقص رطوبت کا پیدا ہونا بار بار میعادی بخار یا ملیریا یا شدید نمونیہ کے بعد بھی یہ مرض ہو جاتا ہے اس طرح اس کی تین مزید اقسام ہوئیں۔

(1) ذیابیطس معدی۔ میٹھی اشیاء کھانے سے انتڑیوں میں فتور سے واقع ہوتی ہے۔

(2) ذیابیطس جگری۔ کھانے پینے کی بد پرہیزی سے واقع ہوتی ہے۔

(3) ذیابیطس عصبی۔ دماغی محنت یا سخت جسمانی محنت یا چوٹ لگنے سے واقع ہوتی ہے۔

علامات مرض

شروع شروع میں تو صرف پیاس بہت لگتی ہے پیشاب بہت زیادہ آتا ہے اور مریض اپنے آپ میں کمزوری محسوس کرتا ہے جوں جوں مرض بڑھتا ہے یہ علامات شدت اختیار کرتی جاتی ہیں پیاس بہت زیادہ شدت سے لگنے لگتی ہے منہ خشک رہتا ہے منہ میں مٹھاس کا ذائقہ رہتا ہے تنفس سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے مسوڑھے پھول جاتے ہیں اور دانت ڈھیلے ہو کر نکل جاتے ہیں بھوک زیادہ لگتی ہے یہاں تک کہ ادھر کھایا ادھر پھر بھوک لگ گئی لیکن پھر بھی مریض دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے کبھی ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور کھٹی ڈکاریں آتی ہیں مریض ست اور پست ہمت ہو جاتا ہے چڑچڑا ہو جاتا ہے کوئی بات برداشت نہیں کر سکتا جھٹ لڑنے لگ جاتا ہے سر میں چکر آتے ہیں۔ یادرد کرتا رہتا ہے جلد اور ناخن وغیرہ خشک ہو جاتے ہیں اور اس پر سے خشکی اترتی رہتی ہے۔ پھوڑے پھنسیاں نکلتے ہیں جو بہت مشکل سے ٹھیک ہوتے ہیں۔ چھائیاں بھی پڑ جاتی ہیں پیشاب کی رنگت پھیکی ہوتی ہے اور اس میں 24 گھنٹے کے دوران پانچ چھٹانک سے بارہ چھٹانک تک شکر خارج ہوتی ہے دن کے پیشاب میں شکر زیادہ آتی ہے مردوں کی مخصوص قوت اور عورتوں کا حیض بند ہو جاتا ہے۔ موتیا بند کا عارضہ ہو جاتا ہے یوں بھی بصارت کمزور ہو جاتی ہے اور آخر مریض اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے۔

ذیابیطس سادہ (تفصیل)

اس مرض میں پیشاب زیادہ آتا ہے لیکن وہ صاف اور بلا رنگ ہوتا ہے اس کا مخصوص وزن بھی کم ہوتا ہے۔ اس میں شکر نہیں ہوتی پیاس شدت سے لگتی ہے جسم کی جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے اور مریض کو جسمانی اور دماغی کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

اسباب مرض

تفکرات، تردد اور دلی صدمات، ناکافی اور ناقص غذا، فاقہ کشی، دیگر کئی ایک شدید امراض، سردی کا لگنا، یہ مرض بچوں اور جوانوں میں بکثرت ہوتا ہے۔

ضروری ہدایات

اس مرض میں غذا کا مناسب انتظام بے حد ضروری ہے۔ میٹھی اور نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر مرض بہت شدید نہ ہو تو بعض اوقات پرہیز سے ہی دور ہو جاتا ہے یا کم از کم قابو پایا جا سکتا ہے۔ لیکن نشاستہ دار چیزوں کو بالکل ہی ترک کر دینا مناسب نہیں اس سے مریض جلدی کمزور و ناتواں ہو جاتا ہے مریض کو روٹی کم کھانی چاہئے ان چھنے آٹے کی روٹی کبھی کبھار کھانے میں کوئی ہرج نہیں بیسن کی روٹی البتہ نہایت مفید ہے۔ کبھی کبھی چاول بھی کھانے چاہئیں۔ مکھن، گھی، بالائی، تازہ دہی، چھاچھ، پنیر، گوشت انڈے وغیرہ کا استعمال مفید ہے، سبزیاں ترکاریاں ساگ پات مفید ہیں۔ چقندر، آلو، شلغم اور گاجر وغیرہ بے حد کم کھانے چاہئیں۔ آلو اگر کھائیں تو چھلکے سمیت گھی میں بھون کر کھا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو جو ذیابیطس کے مریض ہوں لباس کھلا اور ہوادار پہننا چاہئے، خود کو زخمی ہونے سے بچانا چاہئے۔ موٹاپے سے بچنے کے لئے ہلکی پھلکی ورزش اور پیدل چلنے کی عادت بہت اچھی ہے۔ پھلوں میں آم، انگور، تربوز گنا وغیرہ جیسی نہایت میٹھی چیزوں سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے۔ خود کو فکر، پریشانی، رنج و غم سے دور رکھنا چاہئے کیونکہ یہ شوگر کے مریض کے قاتل ہیں۔ اسی طرح ذیابیطس کے مریض کو خود کو سخت سردی اور سخت گرمی سے بھی بچانا چاہئے۔ اس مرض میں علاج سے احتیاط اور پرہیز زیادہ بہتر ہے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حفیظ الرحمان راشد آف شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام حضرت صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "صبیحہ رحمٰن" عطا فرمایا ہے اور بچی کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کیا ہے۔ عزیزی صبیحہ رحمٰن مولانا عزیز الرحمان خالد مربی افریقہ کی پوتی اور محترم مولانا محمد اشرف اسحاق صاحب مربی سلسلہ کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے اور جماعت کے لئے بابرکت وجود ثابت ہو۔ آمین

درخواست دعا

○ مکرم محمد عبدالمالک صاحب مینیجر نیشنل بینک ربوہ کے والد مکرم چوہدری محمد عبدالغنی صاحب جھنگ بیمار ہیں شوگر کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ زوجہ چوہدری محمد امجد صاحب کے بہنوئی مکرم حنیف احمد صاحب صابر ولد مکرم محمد شریف صاحب سکنہ سید پور سیالکوٹ حال جرمنی عرصہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے مورخہ 98-6-10 کو جرمنی میں رحلت فرما گئے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ 98-6-15 کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر ماجد شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ موصوف کے لئے مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جلدی امراض کے ماہر ڈاکٹر کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ Skin Specialist 19 جولائی بروز اتوار صبح نو بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں جلد کے مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔

مریضوں سے درخواست ہے کہ ہسپتال کے آؤٹ ڈور سے قبل از وقت پرچی بنوالیں اور وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم محمد حنیف قمر صاحب بابت ترکہ محترمہ رشیدہ خالدہ صاحبہ)

مکرم محمد حنیف صاحب قمر ساکن نمبر 9/42 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ رشیدہ خالدہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ قطعہ نمبر 41/10 واقع محلہ دارالیمن ربوہ برقبہ 1 کنال 3.6 مربع فٹ ان کے نام منتقل شدہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے:۔

1۔ مکرمہ تنویر اسلام صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ امتہ الباری صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم شمس الاسلام صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ نجمہ شیریں صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ امتہ الشافی صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ نصرت جبیں صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم فخرالاسلام صاحب (بیٹا)
9۔ مکرم سیف الاسلام صاحب (بیٹا)
10۔ مکرمہ شازیہ ثمرین صاحبہ (بیٹی)
11۔ مکرم نیرالاسلام صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم محمود مجیب اصغر صاحب بابت ترکہ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ساکن 5/6 دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والدین بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 5/6 دارالصدر ربوہ برقبہ دو کنال والدہ محترمہ عزیزہ بانو صاحبہ کے نام منتقل شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے اور میرے بھائی مکرم طارق منصور احمد صاحب کے نام درخواست میں مندرجہ تفصیل کے مطابق منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ زینت النساء صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم محمد عبداللطیف صاحب شاہد (بیٹا)
3۔ مکرم احمد سعید اختر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ طاہرہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ نصرت فرزانہ صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم طارق منصور احمد صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم خالد بلال احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31680 میں صبا اعجاز بنت ملک اعجاز احمد قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 18½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھونیکی P/O خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-9-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صباء اعجاز ڈھونیکی P/O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد وصیت نمبر 17220 گواہ شد نمبر 2 میاں غلام مرتضیٰ مربی سلسلہ وصیت نمبر 27083۔

مسل نمبر 31681 میں حفیظہ بیگم زوجہ محمد یوسف قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیور طلائی ایک تولہ مالیتی۔/5000 روپے۔ 2۔ ترکہ از والد زمین 6 کنال مالیتی۔/75000 روپے۔ 3۔ حق مہر۔/500 روپے جو ایک زمین کی صورت میں ملا مالیتی۔/100000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/180000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حفیظہ بیگم مانگا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد وصیت نمبر 27755۔

بقیہ صفحہ 4

وقت قرآن کریم کا درس آپ نے دیا۔ اس وقت رحمان آباد کا گاؤں موجودہ جگہ سے قریبا ایک کلومیٹر شمال کی طرف تھا۔ لاؤڈ سپیکر کی اجازت ان دنوں عام ہوتی تھی۔ آپ کی آواز باندھی شہر تک صاف سنائی دے رہی تھی دوپہر کو اجلاس میں جب کھانے کے لئے وقفہ ہوا تو وہاں باندھی کے ایک غیر از جماعت دوست جو اس وقت جماعت کے کٹر مخالف تھے جلسہ میں نظر آئے۔ سب دوست انہیں دیکھ کر بہت حیران ہوئے جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ ہمارے جلسہ میں کس طرح یا کس دوست کے ساتھ آئے ہیں تو اس نے بتایا کہ میں اپنے مکان کی چھت پر سویا ہوا تھا۔ صبح کے وقت آپ کے کسی خطیب کی آواز میرے کانوں میں پڑی اور میں مجبور ہو کر چلا آیا ہوں کہ پتہ کروں کہ آج کا درس کس نے دیا ہے۔ ان کی ملاقات مولانا عبدالمالک خان صاحب سے کرائی گئی۔ اس کے بعد وہ بڑی باقاعدگی کے ساتھ جماعتی تقریبات میں شامل ہوتے اور جماعت کے بارہ میں اپنا مخالفانہ رویہ ترک کرکے جماعتی دوستوں سے خوشگوار رابطہ رکھنے لگ گئے۔

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے بیٹے عزیز عبدالرب نے بیرون ملک جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر اس وقت آپ کے حالات ان اخراجات کے متحمل نہ تھے۔ اس لئے انکار کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد بیٹے نے بتایا کہ اخراجات کا انتظام کسی طرح ہوگیا ہے۔ آپ صرف اجازت دے دیں۔ آپ نے فرمایا۔ "میں صرف ایک شرط پر اجازت دوں گا۔ وہ شرط یہ ہے کہ باہر جا کر کوئی ایسا کام نہ کرنا جو جماعت یا تمہارے خاندان کے وقار کے خلاف ہو" امامت سے آپ کا بہت گہرا اور قریبی تعلق تھا۔ حضرت امام جماعت کی مبارک ذات کو مولانا عبدالمالک خان صاحب پر بے حد اعتماد تھا۔ آپ بڑے دعاگو' صاحب کشف ورؤیاء بزرگ تھے۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمبا عرصہ بطور قائد ضلع نواب شاہ خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس عرصہ میں بطور مرکزی نمائندہ متعدد بار ضلعی اجتماعات میں مجھے محترم عبدالمالک خان صاحب کی میزبانی کا شرف حاصل رہا۔ نیز آپ کی تقاریر سننے اور براہ راست آپ کی ہدایات سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔ میرے رفیق کار برادرم محمد اشفاق صاحب (سابق معتمد ضلع نواب شاہ) کے ذاتی شوق اور توجہ کی بدولت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تصاویر کا ایک نادر ذخیرہ قیادت ضلع نواب شاہ کے پاس محفوظ ہے۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور عمر کے آخری سانس تک اس عہد کو بطریق احسن نبھایا۔ آپ کے بلندی درجات کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

8- جولائی غروب آفتاب 7-19
9- جولائی طلوع آفتاب 5-08

عالمی خبریں

ملائیشیا میں اپوزیشن کے امیدوار کی کامیابی کے بعد جھڑپیں شروع ہو گئیں جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ اپوزیشن کے حامیوں نے مخالفوں کو ملحد اور مرتد کہہ کر نعرہ بازی شروع کی تو جھگڑا شروع ہو گیا۔

لبنان میں عیسائی دہشت گرد گروپ پھر سرگرم ہو گیا۔ ایک عرب روزنامے نے رپورٹ دی ہے کہ اس گروپ کی پشت پناہی اسرائیلی خفیہ ایجنسی "موساد" کر رہی ہے۔

انڈونیشیا میں قریباً 5 لاکھ مسلمانوں نے ایک سٹیڈیم میں جمع ہو کر مشترکہ نماز ادا کی۔ اس نماز کی اپیل ندوۃ العلماء کے علماء نے کی تھی۔ اسے "نماز استقاء" کا نام دیا گیا ہے۔ جو خشک سالی دور کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ اب کوئی سپرپاور نہیں رہی۔ ہمارا ایٹمی پروگرام جاری رہے گا۔ پاکستان اور چین کی طرف سے ممکنہ خطرات کی وجہ سے ایٹمی دھماکے کئے۔ اب کوئی سپر پاور کرہ ارض کے معاملات میں اجارہ داری نہیں حاصل کر سکتی۔

اسرائیل کی جانب سے نئے میزائیل تیار کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

جنوبی کوریا کے ایک سفارت کار کو جاسوسی کے الزام میں تین دن کے اندر اندر روس سے نکلنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

بھوٹان میں بادشاہ نے قومی اسمبلی کو نیا اختیار دے دیا ہے جس سے لوگ حیرت زدہ رہ گئے ہیں۔ اس کے تحت اسمبلی عدم اعتماد کے ذریعہ شاہ کو تخت سے محروم کر سکے گی۔

فاروق عبداللہ کی شاہ خرچیوں نے مقبوضہ کشمیر حکومت کو دیوالیہ کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس کی تزئین و آرائش پر ایک کروڑ اور گاف کلب پر 5 کروڑ خرچ کئے گئے۔

اسرائیل کے وزیراعظم نے مصر میں صدر حسنی مبارک، شاہ حسین اور یاسر عرفات کی ملاقات کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کا مقصد اسرائیل پر دباؤ ڈالنا ہے۔ بہتر ہے کہ فلسطینی ہم سے براہ راست مذاکرات کریں جس کا انہوں نے پندرہ ماہ سے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

اگلے 30 برسوں میں ترقی یافتہ ممالک میں شرح پیدائش زیرو ہو جائے گی۔ موجودہ شرح 0.3 فیصد ہے۔ اس وقت دنیا کی آبادی 5 ارب 91 کروڑ ہو چکی ہے۔

واجپائی حکومت کا دھڑن تختہ کرنے کے لئے 10-12 ارکان کی ضرورت ہے۔ یہ بات مخلوط حکومت کے سابق وزیر بوٹا سنگھ نے کہی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ آزاد اور غیر جانبدار علماء پر مشتمل احتساب سیل بنایا جائے۔ ایک نادہندہ شخص ہمارا احتساب کرے یہ ہمیں قبول نہیں۔ اس شخص سے بھی حساب لیا جائے جس کے پاس اقتدار میں آنے سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میرے پاس تین ارب ڈالر ہوتے تو حکمرانوں کو خرید کر قدموں میں ڈال لیتی۔ علماء کے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ احتساب کا قانون غیر اسلامی ہے۔ اسلامی عدالتی نظام کے تحت پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کا احتساب کیا جائے۔

فارن کرنسی اکاؤنٹ کے کھاتہ داروں کو ادائیگی نہیں کی جا سکتی۔ یہ بات وزیر تجارت اسحاق ڈار نے داتا دربار کمپلیکس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہ بے نظیر دور میں فارن کرنسی اکاؤنٹس کا صفایا کر دیا گیا۔ 10- ارب ڈالر کی رقم تجارتی خسارہ پورا کرنے پر خرچ کر دی گئی۔ نئے فارن کرنسی اکاؤنٹس کھولنے کی اجازت ہے۔ ان میں پیسے لائے اور نکلوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن پرانے اکاؤنٹس میں فی الحال ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔ پرانے اکاؤنٹس والوں کو منافع ملے گا اور انہیں 53 روپے کا ڈالر دیا جائے گا۔ 3 ماہ میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔

مسئلہ کشمیر حل کرایا جائے ورنہ کشیدگی برقرار رہے گی۔ وزیراعظم نواز شریف نے یہ بات دوست ممالک کو ایک خط میں کہی ہے۔ نیپال کے وزیراعظم کو سینیٹر اکرم ذکی نے اور شام کے صدر حافظ الاسد کو وزیر داخلہ شجاعت حسین نے وزیراعظم کا خصوصی پیغام پہنچا دیا۔

برطانوی سفارت کاروں کو دفتر خارجہ کی اجازت کے بغیر آزاد کشمیر جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

اکتوبر میں اسلامی انقلاب آجائے گا۔ یہ بات امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ فوج کرپٹ حکمرانوں کو تحفظ نہ دے۔ انقلاب کے لئے بڑے پیمانے پر کام ہو رہا ہے۔ لوگ خود کو ذہنی طور پر تیار رکھیں۔ استحصالی طبقہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جان چھوٹ جائے گی۔

کوٹ مومن میں رسم قل میں شامل افراد پر فائرنگ سے 4- افراد ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔ جام پور کے قریب داجل شہر میں جنونی شخص نے ایک ہی خاندان کے 8- افراد کو زہریلا شربت پلا کر ہلاک کر دیا۔ اور خود بھی شربت پی کر مر گیا۔

کراچی کے لئے اڑھائی ارب روپے کا خصوصی پیکیج دیا جا رہا ہے۔ اس میں دہشت گردوں کے خلاف انتظامی آپریشن کے ساتھ شہر کے مسائل حل کرنے کے لئے سیاسی اقدامات پر مشتمل پیکیج کا اعلان وزیراعظم چند روز میں کریں گے۔

برطانیہ میں سیاسی پناہ نہ ملنے کے خدشے کے پیش نظر "مفرور سائنسی اداکار" امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ برطانوی وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ اگر ان کو پناہ دے دیتے تو حکومت کے لئے امن وامان کا مسئلہ کھڑا ہو جاتا۔

روزگار دینے کے لئے حکومت پنجاب نے 60 کروڑ روپے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ اس منصوبے سے 50 ہزار ہنرمند نوجوان مستفید ہوں گے۔

پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر سے سرحد اور پنجاب والے پھلیں پھولیں گے۔ سرحد والوں کو رائلٹی دے دی جائے تو وہ بھی مخالفت نہیں کریں گے۔ انہوں نے سندھیوں کو مشورہ دیا کہ وہ دو سانڈوں کی لڑائی میں مینڈک نہ بنیں۔ انہوں نے کہا کہ لیگی دھڑوں میں اتحاد نہیں ہو سکتا۔ انضمام ہو سکتا ہے۔

کراچی میں ایک دن امن کا گذرا۔ حساس علاقوں میں کشیدگی بدستور موجود ہے۔ رینجرز ایسے علاقوں میں 48 گھنٹے گشت کر رہی ہے۔ خوف وہراس کی وجہ سے ایسے علاقوں میں سناٹا چھایا رہا۔

شجاع آباد میں نامعلوم دہشت گردوں نے ڈی ایس پی کو ہلاک کر دیا۔

انسداد دہشت گردی پولیس بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ فورس فوج کانسٹیبلری اور پولیس کمانڈوز پر مشتمل ہو گی۔ یہ براہ راست وزیراعظم کی نگرانی میں کام کرے گی۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا پتیسہ
احمد سویٹس (اینڈ) بیکرز
کالج روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

شاندار برقعوں پر
سیل
ڈبل جارجٹ اور مختلف ورائٹی بے شمار رنگوں میں اور ڈیزائنوں میں 135 روپے رعایت پر برقعے اور سوٹ خریدیں
سیل محدود مدت کے لئے ہے۔
بوجہ سیل جمعہ، اتوار دوکان کھلی رہے گی
ایم اشرف ٹیلرز ریڈی میڈ اینڈ کلاتھ ہاؤس
قریشی مارکیٹ گولبازار
نزد مسلم کمرشل بنک ربوہ
☎: 04524-211365

1964ء سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان • آپکی خدمت میں مصروف
• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 22 K اور 23 K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی
نسیم جیولرز ربوہ
اقصیٰ روڈ
پروپرائٹرز
• میاں نسیم احمد طاہر
• میاں فرید یوسف
دوکان: 212837
رہائش: 212175